اور شیت اللہ کہلاتا ہے۔

امام کی تعریف

حدیث طارق

طارق ابن شہاب نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنینؑ امام کی تعریف فرمایئے۔ چنانچہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ :

يَا طَارِقُ اَلْاِمَامُ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ وَجْهُ اللّٰهِ وَنُورُ اللّٰهِ وَحِجَابُ اللّٰهِ وَآيَةُ اللّٰهِ يَخْتَارُ اللّٰهُ يَجْعَلُ فِيهِ مَا يَشَآءُ وَيُوجِبُ لَهُ بِذَالِكَ الطَّاعَةَ وَالْوِلَايَةَ عَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِهِ فَهُوَ وَلِيُّهُ فِى سَمَاوَاتِهِ وَاَرْضِهِ اَخَذَ لَهُ بِذَالِكَ الْعَهْدَ عَلَىٰ جَمِيعِ عِبَادِهِ فَمَنْ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِن فَوقِ عَرْشِهِ فَهُوَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَاِذَا شَاءَ اللّٰهُ شَيَاءً وَيَكْتُبُ عَلَىٰ عَضُدِهِ "وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا" فَهُوَ الصِّدْقُ وَالْعَدْلُ وَيُنْصَبُ لَهُ عُمُودٌ مِنْ نُورٍ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَآءِ يَرَىٰ فِيهِ اَعْمَالَ الْعِبَادِ وَيُلْبَسُ الْهَيْبَةَ وَعِلْمَ الضَّمِيرِ وَيَطَّلِعُ عَلَى الْغَيْبِ وَيُعْطِى التَّصَرُّفَ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَيَرَىٰ مَا بَيْنَ الْمُلْكِ الْمَغْرِبِ وَالْمَشْرِقِ فَلَا يَخْفىٰ عَلَيْهِ شَيْئٌ مِنْ عَالَمِ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَيُعْطِى مَنْطِقَ الطَّيْرِ عِنْدَ وِلَايَتِهِ فَهٰذَا الَّذِى يَخْتَارُهُ اللّٰهُ بِوَحْيِهِ وَيَرْتَضِيهِ لِغَيْبِهِ وَيُؤَيِّدُهُ بِكَلِمَتِهِ وَيُلَقِّنُهُ حِكْمَتَهُ وَيَجْعَلُ قَلْبَهُ

اے طارق امام کلمۃ اللہ، حجۃ اللہ، وجہ اللہ، نور اللہ، حجاب اللہ اور آیت اللہ ہوتا ہے اس کو خدا منتخب کرتا اور جو کچھ (اوصاف و کمالات) چاہتا ہے اس کو عطا کرتا ہے۔ اور تمام مخلوق پر اس کی اطاعت کو واجب کرتا ہے پس وہ تمام آسمانوں اور زمین پر اس کا ولی ہے خدا نے اس بات پر اپنے تمام بندوں سے عہد لیا ہے پس جس نے اس پر سبقت کی اس نے خدائے عرش سے کفر کیا۔ پس وہ (امام) جو چاہتا ہے کرتا ہے ———— اور وہ جب ہی کرتا ہے جب کہ خدا کسی بات کو چاہتا ہے اس کے بازو پر "وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا" یعنی مکمل ہوا کلمہ رب جو صدق اور عدل ہے لکھا رہتا ہے۔ پس وہی صدق اور عدل ہے اس کے لئے زمین سے آسمان تک ایک نور کا ستون نصب کیا جاتا ہے جس میں وہ بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہے وہ لباس ہیبت و جلال سے ملبوس رہتا ہے وہ دل کی بات جانتا ہے اور غیب پر مطلع رہتا ہے وہ متصرف علی الاطلاق ہوتا ہے۔ وہ مشرق تا مغرب تمام اشیاء کو دیکھتا ہے عالم ملک اور ملکوت کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں اور اس کی ولایت میں اس کو جانوروں کی بولی عطا کی جاتی ہے۔

پس یہی وہ (امام) ہے جس کو اللہ نے اپنی وحی کے

مَكَانَ مَشِيَّتِهٖ وَيُنَادِي لَهُ بِالسَّلْطَنَةِ وَيَأْذِنُ لَهُ بِالْاَمْرَةِ وَيَحْكُمُ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْاِمَامَةَ مِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَنْزِلَةُ الْاَوْصِيَاءِ وَخِلَافَةُ اللّٰهِ وَخِلَافَةُ رُسُلِ اللّٰهِ فَهِيَ عِصْمَةٌ وَوِلَايَةٌ وَسَلْطَنَةٌ وَهِدَايَةٌ لِاَنَّهَا تَمَامُ الدِّيْنِ وَرُجَحُ الْمَوَازِيْنِ اَلْاِمَامُ دَلِيْلٌ لِلْقَاصِدِيْنَ وَمَنَارٌ لِلْمُهْتَدِيْنَ وَسَبِيْلٌ لِلسَّالِكِيْنَ وَشَمْسٌ مُشْرِقَةٌ فِي قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ وَلَايَتُهُ سَبَبٌ لِلنَّجَاةِ وَطَاعَتُهُ مُفْتَرِضَةٌ فِي الْحَيٰوةِ وَعُدَّةٌ بَعْدَ الْمَمَاتِ وَعِزُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَشَفَاعَةُ الْمُذْنِبِيْنَ وَنَجَاةُ الْمُحِبِّيْنَ وَفَوْزُ التَّابِعِيْنَ لِاَنَّهَا رَاسُ الْاِسْلَامِ وَكَمَالُ الْاِيْمَانِ وَمَعْرِفَةُ الْحُدُوْدِ وَالْاَحْكَامِ وَتَبْيِيْنُ الْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ فَهِيَ رُتْبَةٌ لَا يَنَالُهَا اِلَّا مَنْ اخْتَارَهُ اللّٰهُ وَقَدَّمَهُ وَوَلَّاهُ وَحَكَّمَهُ فَالْوِلَايَةُ هِيَ حِفْظُ الثُّغُوْرِ وَتَدْبِيْرُ الْاُمُوْرِ وَهِيَ تَعْدِيْدُ الْاَيَّامِ وَالشُّهُوْرِ اَلْاِمَامُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَاءِ وَالدَّالُّ عَلَى الْهُدٰى۔ اَلْاِمَامُ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ الْمُطَّلِعُ عَلَى الْغُيُوْبِ فَالْاِمَامُ هُوَ الشَّمْسُ الطَّالِعَةُ عَلَى الْعِبَادِ بِالْاَنْوَارِ فَلَا تَنَالُهُ الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارُ وَاِلَيْهَا الْاِشَارَةُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

لئے منتخب کیا اور امور غیب کے لئے پسند فرمایا اور اپنے کلام سے اس کی تائید کی اور اس کو اپنی حکمت تلقین کی اور اس کے قلب کو اپنی مشیت کی جگہ قرار دیا اس کے لئے سلطنت کی منادی کر دی اور اس کو اولی الامر بنا کر اس کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ امامت میراث انبیاء اور درجہ اوصیاء خلافت خدا اور خلافت رسولانِ خدا ہے۔

پس یہی صاحب عصمت و ولایت اور سلطنت وہدایت ہے کیونکہ وہ ضرور بہ ضرور دین کی تکمیل کرنے والا ہے اور بندوں کے اعمال کی کسوٹی ہے۔ امام خدا کا قصد رکھنے والوں کے لئے دلیل راہ ہے اور ہدایت پانے والوں کے لئے منارۂ نور اور سالکین کے لئے سبیل راہ اور عارفین کے قلوب میں چمکنے والا آفتاب ہے۔ اس کی ولایت سبب نجات ہے اس کی اطاعت زندگی میں فرض گردانی گئی ہے اور مرنے کے بعد وہی توشۂ آخرت ہے وہ مومنین کے لئے باعث عزت اور گناہ گاروں کے لئے باعث شفاعت اور دوستوں کے لئے باعث نجات اور تابعین کے لئے فوز عظیم ہے کیونکہ وہی راس اسلام اور کمال ایمان اور معرفت حدود و احکام اور حلال وحرام کا بیان کرنے والا ہے۔ پس یہ وہ مرتبہ ہے جس پر سوائے اس کے جس کو اللہ خود منتخب کرے اور سب پر مقدم وحاکم و والی بنائے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس ولایت حفظ ثغور تدبیر امور اور ایام و شہور کی تعدید کرنے والی ہے۔ امام تشنگان علوم معارف کے لئے آب شیریں اور طالبان ہدایت کے لئے ہادی ہے۔ امام وہ ہے جو ہر گناہ سے پاک و مطہر ہو اور امور غیب سے

فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ عَلِیٌّ وَعِتْرَتُہٗ فَالْعِزَّۃُ
لِلنَّبِیِّ وَلِلْعِتْرَۃِ وَالنَّبِیُّ وَالْعِتْرَۃُ لَا
یَفْتَرِقَانِ اِلٰی آخِرِ الدَّھْرِ فَھُمْ رَاْسُ
دَائِرَۃِ الْاِیْمَانِ وَقُطْبُ الْوُجُوْدِ وَسَمَاءُ
الْجُوْدِ وَشَرَفُ الْمَوْجُوْدِ وَضَوْءُ شَمْسِ
الشَّرَفِ وَنُوْرُ قَمَرِہٖ وَاَصْلُ الْعِزِّ وَالْمَجْدِ
وَمَبْدَئُہٗ وَمَعْنَاہُ وَمَبْنَاہُ فَالْاِمَامُ
ھُوَالسِّرَاجُ الْوَھَّاجُ وَالسَّبِیْلُ وَالْمِنْھَاجُ
وَالْمَاءُ الثَّجَّاجُ وَالْبَحْرُ الْعَجَّاجُ وَالْبَدْرُ الْمُشْرِقُ
وَالْغَدِیْرُ الْمُغْدِقُ وَالْمَنْھَجُ الْوَاضِحُ
الْمَسَالِکِ وَالدَّلِیْلُ اِذَا عَمَّتِ الْمَھَالِکُ
وَالسَّحَابُ وَالدَّلِیْلُ اِذَا عَمَّتِ الْمَھَالِکُ
وَالسَّحَابُ الْھَاطِلُ وَالْغَیْثُ الْھَامِلُ
وَالْبَدْرُ الْکَامِلُ وَالدَّلِیْلُ الْفَاضِلُ
وَالسَّمَاءُ الظَّلِیْلَۃُ وَالنِّعْمَۃُ الْجَلِیْلَۃُ
وَالْبَحْرُ الَّذِیْ لَا یُنْزَفُ وَالشَّرَفُ الَّذِیْ
لَا یُوْصَفُ وَالْعَیْنُ الْغَزِیْرَۃُ وَالرَّوْضَۃُ
الْمَطِیْرَۃُ وَالزَّھْرُ الْاَرِیْجُ الْبَھِیْجُ وَ
وَالنَّیِّرُ اللَّائِحُ وَالطِّیْبُ الْفَائِحُ وَالْعَمَلُ
الصَّالِحُ وَالْمَتْجَرُ الرَّابِحُ وَالْمَنْھَجُ الْوَاضِحُ
وَالطَّبِیْبُ الرَّفِیْقُ وَالْاَبُ الشَّفِیْقُ وَ
مَفْزَعُ الْعِبَادِ فِی الدَّوَاھِیْ وَالْحَاکِمُ
وَالْآمِرُ وَالنَّاھِیْ اَمِیْرُ اللّٰہِ عَلَی
الْخَلَائِقِ وَاَمِیْنُہٗ عَلَی الْحَقَائِقِ
حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ مَحَجَّتُہٗ فِیْ

مطلع ہو پس امام وہ ہے جو انوار کے ساتھ بندگان خدا پر طلوع ہوتا ہے پس وہ ایسی شے نہیں جس کو ہاتھ اور آنکھ پا سکے اور اسی کی طرف قول خدا کا اشارہ ہے کہ عزت بس اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے لئے ہے وہ مومنین علیؑ اور ان کی عترت ہیں بس عزت نبیؐ اور عترت نبیؐ کے لئے ہے نبی اور ان کی عترت زمانہ کے ختم ہونے تک جدا نہیں ہو سکتے پس وہ ایمان کے دائرہ کے مرکز اور قطب وجود، آسمانِ جود و سخا اور شرف موجود ہیں یہی ضیائے آفتاب شرافت اور اس کے ماہتاب کے نور ہیں اور اصل معدنِ عزت و بزرگی اور اس کے مبداء و معنا اور مبناء ہیں۔

پس امام (ضلالت کی تاریکیوں میں) درخشاں چراغ ہے اور اللہ تک پہنچنے کا راستہ اور سیراب کرنے والا پانی اور موج زن سمندر ہے وہی بدر منیر اور علوم معارف سے بھرا ہوا تالاب ہے وہی وہ صراط الٰہی ہے جس کے راستے واضح ہیں اور وہ دلیل و رہنما ہے۔ ضلالت کے ہلاک راستوں میں وہ (رحمت الٰہی کا) برسنے والا بادل اور باران کثیر ہے وہ (ہدایت کا) بدر کامل رہنمائے فاضل، سب پر سایہ رکھنے والا آسمان اور اس کی نعمت جلیل ہے وہ ایک سمندر ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا اور وہ ایک ایسا شرف ہے جس کی تعریف نہیں کی جا سکتی وہ ایک چشمۂ فیض اور نعمات الٰہی کا سرسبز باغ اور مہکتا ہوا (چمن رسالتؐ کا) پھول، روشن بدر کامل اور (امامت) کا درخشاں آفتاب ہوتا ہے وہ ایک پاکیزہ خوشبو اور مجسم عمل صالح ہے وہ فائدہ بخش مال تجارت اور سبیل واضح ہے (جس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا) وہ

أَرْضِهِ وَبِلادِهِ مُطَهَّرٌ مِنَ الذُّنُوبِ مُبَرَّأً مِنَ الْعُيُوبِ مَطَّلِعٌ عَلَى الْغُيُوبِ ظَاهِرُهُ أَمْرٌ لا يُمْلَكُ وَبَاطِنُهُ غَيْبٌ لا يُدْرَكُ وَاحِدُ دَهْرِهِ وَخَلِيفَةُ اللّٰهِ فِي نَهْيِهِ وَأَمْرِهِ لا يُوجَدُ لَهُ مِثْلٌ وَلا يَقُومُ لَهُ بَدِيلٌ فَمَنْ ذَا يَنَالُ مَعْرِفَتَنَا أَوْ يَنَالُ دَرَجَتَنَا أَوْ يَشْهَدُ كَرَامَتَنَا أَوْ يُدْرِكُ مَنْزِلَتَنَا حَارَتِ الأَلْبَابُ وَالْعُقُولُ وَتَاهَتِ الأَفْهَامُ فِيمَا أَقُولُ تَصَاغَرَتِ الْعُظَمَاءُ وَتَقَاصَرَتِ الْعُلَمَاءُ وَكَلَّتِ الشُّعَرَاءُ وَخَرِسَتِ الْبُلَغَاءُ وَلَكِنَتِ الْخُطَبَاءُ وَعَجَزَتِ الْفُصَحَاءُ وَتَوَاضَعَتِ الأَرْضُ وَالسَّمَاءُ عَنْ وَصْفِ شَأْنِ الأَوْلِيَاءِ وَهَلْ يُعْرَفُ أَوْ يُوصَفُ أَوْ يُعْلَمُ أَوْ يُفْهَمُ أَوْ يُدْرَكُ أَوْ يُمْلَكُ شَأْنُ مَنْ هُوَ نُقْطَةُ الْكَائِنَاتِ وَقُطْبُ الدَّائِرَاتِ وَسِرُّ الْمُمْكِنَاتِ وَشُعَاعُ جَلالِ الْكِبْرِيَاءِ وَشَرَفُ الأَرْضِ وَالسَّمَاءِ جَلَّ مَقَامُ آلِ مُحَمَّدٍ عَنْ وَصْفِ الْوَاصِفِينَ وَنَعْتِ النَّاعِتِينَ وَأَنْ يُقَاسَ بِهِمْ أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ وَكَيْفَ وَهُمُ النُّورُ الأَوَّلُ وَالْكَلِمَةُ الْعُلْيَا وَالتَّسْمِيَةُ الْبَيْضَاءُ وَالْوَحْدَانِيَّةُ الْكُبْرَى الَّتِي أَعْرَضَ مِنْهَا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى وَحِجَابُ اللّٰهِ الأَعْظَمُ الأَعْلَى فَأَيْنَ

ایک رفیق طبیب، پدر شفیق اور بندوں کی ہر مشکل میں مدد کرنے والا ہوتا ہے وہ اللہ کی جانب سے خلائق کا نگہبان اور حقائق پر اس کا امین ہے اس کے بندوں پر اللہ کی حجت اس کی زمین اور ملکوں پر اللہ کی راہ روشن ہے وہ تمام گناہوں سے جملہ عیوب سے مبرّا اور غیب کی باتوں سے مطلع رہتا ہے اس کا ظاہر ایک ایسا امر ہے جس پر کوئی محیط نہیں ہو سکتا اس کا باطن ایسا غیب ہے جس کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا وہ واحد روزگار اور خدا کے امر و نہی میں اس کا خلیفہ ہوتا ہے نہ اس کا کوئی مثل و نظیر ہے اور نہ کوئی اس کا بدل۔

پس کون ہے جو ہماری معرفت حاصل کر سکے یا ہمارے درجے کو پہنچ سکے یا ہماری کرامت کا مشاہدہ کر سکے یا ہماری منزلت کا ادراک کر سکے۔ اس امر میں عقول حیران اور افہام سرگشتہ ہیں یہ وہ مرتبہ ہے جس کے سامنے بڑے بڑے لوگ حقیر ہیں اس کے ادراک سے علماء قاصر شعراء ماندے، بلغاء و خطباء، گونگے اور بہرے، فصحاء عاجز اور زمین و آسمان شان اولیاء میں ایک وصف بھی بیان کرنے سے مجبور ہیں کون اس کو پہچان سکتا یا اس کا وصف بیان کر سکتا یا سمجھ سکتا یا ادراک کر سکتا ہے جو کہ نقطۂ کائنات، دائروں کا مرکز ممکنات کا راز اور جلال کبریائی کی شعاع اور ارض و سماء کا شرف ہے۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا مقام اس سے برتر ہے کہ کوئی وصف کنندہ اس کی توصیف کر سکے اور اس کی نعت و تعریف لکھ سکے اور تمام عوالم میں کسی کو

الْاختيار مِنْ هذا وَ اينَ العقولُ مِنْ
هَذا ذا عزت وَمَنْ عرفَ او وصفَ
مَنْ وَصف ظنّوا انّ ذالك فی غير
آل محمّد كذّبوا اوزلّت اقدامهم
وَ اتخذوا العجلَ ربّا والشّيٰطين جزبًا
كل ذالك بغضةً لبيت الصّفوة وَ
دارا لعصمة وحسدًا لمعدن الرّسالة
وَالحكمة وزيّن لهم الشيطان
اعمالهم فتبالهم وسحقًا كيف اختاروا
امامًا جاهلًا عابدًا للاصنام جبانًا
يَوْمَ الزّحام وَالامام يجب انْ
يكون عالمًا لا يجهل وشجاعًا
لا ينكل لا يعلو عليه حسبٌ ولا
يدينه نسبٌ فهو في الذّروة من
قريش وَالشّرف من هاشم البقيّة
من ابراهيم وَالنّهج من المنبع
الكريم وَالنّفس من الرّسول
وَالرّضى من الله وَالقبول عن الله
فهو شرف الاشراف وَالفرع من
عبد مناف عالمٌ بالسياسة قائمٌ
بالرّياسة مفترض الطّاعة الى يوم
السّاعة اودع الله قلبه سرّه وانطق
به لسانه فهو معصومٌ موفّقٌ
ليس بجبان ولا جاهل فتركوه يا
طارق واتبعوا اهواءهم ومن اضل

الله کے ساتھ قیاس کر سکے وہ نور اوّل اور کلمۂ علیا و اسمائے نورانی اور وحدانیت کبریٰ ہیں جس نے ان سے منہ موڑا وہ وحدانیت سے مڑ گیا اور یہی خدا کے حجاب اعظم و اعلیٰ ہیں۔

پس ایسے امام کو کون منتخب کر سکتا ہے اور عقلیں اس کو کہاں پہچان سکتی ہیں اور کون ایسا ہے جس نے اس کو پہچانا یا اس کا وصف بیان کر سکا جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ (امامت) آلِ محمدؐ کے علاوہ غیروں میں بھی پائی جاتی ہے وہ جھوٹے ہیں ان کے قدم (راہ راست سے) ہٹ گئے ہیں انہوں نے گوسالہ کو اپنا رب اور شیاطین کو اپنی جماعت بنا لی ہے یہ سب بیت صفوۃ اور خانۂ عصمت سے بغض کی وجہ اور معدن حکمت و رسالت سے حسد کی وجہ سے ہے، شیطان نے ان کے لئے اعمال کو مزین کر دیا ہے خدا ان کو ہلاک کرے کہ کس طرح انہوں نے اس کو امام بنا لیا جو جاہل بت پرست اور یوم جنگ بزدلی دکھانے والا تھا حالانکہ یہ واجب ہے کہ امام ایسا عالم ہو کہ اس میں کسی قسم کا جہل نہ ہو اور ایسا شجاع ہو کہ کسی معرکہ میں منہ نہ موڑے نہ حسب میں کوئی اس سے اعلیٰ ہو اور نہ نسب میں اس کے برابر ہو پس امام ذروۂ قریش اور اشراف بنی ہاشم اور بقیۂ ذریت ابراہیمی سے ہوتا ہے اور وہ نبی کریم کی شاخ سے ہوتا ہے وہ نفس رسول ہوتا ہے اور رضائے خدا سے مقرر ہوتا ہے اور یہ انتخاب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے پس وہ شرف ہے اشراف کا اور

اتَّبَعَ هَوَاہ بِغَیْرِ هُدًی مِنَ اللّٰہِ وَالْاِمَامُ یَاطَارِقُ بَشَرٌ مَلَکِیٌّ وَجَسَدٌ سَمَاوِیٌّ وَاَمْرٌ اِلٰهِیٌّ وَرُوْحٌ قُدْسِیٌّ وَمَقَامٌ عَلِیٌّ وَنُوْرٌ جَلِیٌّ وَسِرٌّ خَفِیٌّ فَهُوَ مَلَکِیُّ الذَّاتِ اِلٰهِیُّ الصِّفَاتِ زَایِدُ الْحَسَنَاتِ عَالِمٌ بِالْمُغَیَّبَاتِ خَصًّا مِنْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَنَصًّا مِنَ الصَّادِقِ الْاَمِیْنَ وَنَصًّا کُلُّهٗ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ لَا یُشَارِکُهُمْ فِیْهِ مُشَارِکٌ لِاَنَّهُمْ مَعْدِنُ التَّنْزِیْلِ وَمَعْنَی التَّاوِیْلِ وَخَاصَّةُ الرَّبِّ الْجَلِیْلِ وَمَهْبَطُ الْاَمِیْنِ جِبْرَئِیْلَ کَلِمَةُ صِفَاتِ اللّٰہِ وَسِرُّہٗ وَکَلِمَتُهٗ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنُ الْفُتُوَّةِ عَیْنُ الْمَقَالَةِ وَمُنْتَهَی الدَّلَالَةِ وَمُحْکَمُ الرِّسَالَةِ وَنُوْرُ الْجَلَالَةِ جَنْبُ اللّٰہِ وَوَدِیْعَتُهٗ وَمَوْضِعُ کَلِمَةِ اللّٰہِ وَمِفْتَاحُ حِکْمَتِهٖ وَمَصَابِیْحُ رَحْمَتِهِ اللّٰہِ وَیَنَابِیْعُ نِعْمَتِهٖ السَّبِیْلُ اِلَی اللّٰہِ وَالسَّبِیْلُ وَالْقِسْطَاسُ الْمُسْتَقِیْمُ وَالْمِنْهَاجُ الْقَوِیْمُ وَالذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَالْوَجْهُ الْکَرِیْمُ وَنُوْرُ الْقَدِیْمِ اَهْلُ التَّشْرِیْفِ وَالتَّقْوِیْمِ وَالتَّقْدِیْمِ وَالتَّفْضِیْلِ وَالتَّعْظِیْمِ خُلَفَاءُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَاَبْنَاءُ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ وَاُمَنَاءُ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ذُرِّیَّةٌ بَعْضُهَا

فرع ہے. عبد مناف کی اور وہ عالم سیاست ہوتا ہے اور (اہل زمین پر) ریاست عامہ رکھتا ہے اس کی اطاعت قیامت تک فرض کی گئی ہے خدا اس کے قلب میں اپنے اسرار ودیعت کرتا ہے اور اس میں اپنی زبان کو گویا کرتا ہے پس وہ معصوم اور موفق من اللہ ہوتا ہے۔ وہ جاہل یا بزدل نہیں ہوتا۔

پس اے طارق لوگوں نے ایسے امام کو چھوڑ دیا اور ہوا وہوس کے تابع ہو گئے۔ اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو بغیر ہدایت خدا اپنے خواہشات کی پیروی کرے اے طارق امام فرشتہ بصورت بشر جسد سماوی میں ایک امر الٰہی اور روح قدس ہوتا ہے۔

اس کا مقام بلند وہ نور جلی اور سر خفی الٰہی ہوتا ہے۔ پس وہ ملکی الذات اور الٰہی صفات و زاید الحسنات اور عالم المغیبات ہوتا ہے۔ وہ رب العالمین سے مخصوص اور صادق الامین (یعنی رسول خدا) سے منصوص ہوتا ہے یہ تمام باتیں صرف آل محمدؐ ہی میں ہیں اور کوئی دوسرا ان میں ان کا شریک نہیں کیونکہ یہی معدن تنزیل اور (کلام خدا کے) معنی تاویل، خاصان رب جلیل اور جبرئیل امین کے نازل ہونے کے مقام ہیں۔ یہی برگزیدۂ خدا، راز خدا اور اس کا کلمہ شجرہ نبوت و معدن شجاعت اس کے عین کلام اور منتہائے دلالت، محکم رسالت، نور جلال الٰہی جنب اللہ

مِن بعض واللّٰہ سَمِیعٌ علیم اَلسَّنامُ
الْاَعْظَمُ وَالطَّرِیْقُ الْاَقْوَمُ من عَرَفَہُمْ
وَاَخَذَ عَنْہُمْ فَہُوَ مِنْہُمْ وَاِلَیْہِ الْاِشَارَۃُ
بِقَوْلِہٖ مَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ خَلَقَہُمُ
اللّٰہُ مِنْ نُوْرِ عَظَمَتِہٖ وَوَلَّاہُمْ اَمْرَ
مَمْلِکَتِہٖ۔

فَہُمْ سِرُّ اللّٰہِ الْمَخْزُوْنُ وَاَوْلِیَآئُہُ
الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَمْرُہٗ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ
بَلْ ہُمُ الْکَافُ وَالنُّوْنُ اِلَی اللّٰہِ یَدْعُوْنَ
وَعَنْہُ یَقُوْلُوْنَ وَبِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ عِلْمُ
الْاَنْبِیَآءِ فِیْ عِلْمِہِمْ وَسِرُّ الْاَوْصِیَآءِ فِیْ
سِرِّہِمْ وَعِزُّ الْاَوْلِیَآءِ فِیْ عِزِّہِمْ کَالْقَطْرَۃِ
فِی الْبَحْرِ وَالذَّرَّۃِ فِی الْقَفْرِ وَالسَّمٰوَاتُ
وَالْاَرْضُ عِنْدَ الْاِمَامِ مِنْہُمْ کَیَدِہٖ
مِنْ رَاحَتِہٖ یَعْرِفُ ظَاہِرَہَا مِنْ بَاطِنِہَا
وَیَعْلَمُ بَرَّہَا مِنْ فَاجِرِہَا وَرَطْبَہَا وَ
یَابِسَہَا لِاَنَّ اللّٰہَ عَلَّمَ نَبِیَّہٗ عِلْمَ
مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ وَوَرِثَ ذٰلِکَ السِّرَّ
الْمَصُوْنَ الْاَوْلِیَآءُ الْمُنْتَجَبُوْنَ وَمَنْ
اَنْکَرَ ذٰلِکَ فَہُوَ شَقِیٌّ مَلْعُوْنٌ یلعنہ
اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُ اللَّاعِنُوْنَ وَکَیْفَ یَفْرِضُ
اللّٰہُ عَلٰی عِبَادِہٖ طَاعَۃَ مَنْ یَحْجُبُ عَنْہُ
مَلَکُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّ
الْکَلِمَۃَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ تَنْصَرِفُ اِلٰی

اور اس کی امانت موضع کلمۂ خدا مفتاح حکمت،
چراغ رحمت اور اس کی نعمت کے چشمے ہیں، یہی
خدا کی معرفت کا راستہ اور سلسبیل ہیں اور یہی میزان
مستقیم صراط مستقیم اور خدائے حکیم کے ذکر مجسم اور
وجہہ رب کریم اور نور قدیم ہیں یہی صاحبان عزت و
بزرگی و تقویم و تفضیل و تعظیم، جانشینان نبی کریم
اور فرزندان رسول رؤف و رحیم اور امانت داران
خدائے علی و عظیم ہیں۔ یہ بعضھا من بعض
کی ذریت ہیں اللہ سب کچھ جانتا اور سنتا ہے۔ یہی
ہدایت کے نشان بلند اور طریق مستقیم ہیں جس نے
ان کو پہچان لیا اور ان سے معارف کو حاصل کیا
پس وہ ان سے ہے رسول خدا کے قول من تبعنی فانہ
منی میں اسی کی طرف اشارہ ہے (یعنی جس نے میری
پیروی کی مجھ سے ہے) اللہ نے ان کو اپنے نور عظمت
سے خلق کیا ہے اور ان کو اپنی مملکت کے امور کا والی
بنایا ہے پس وہی اللہ کے پوشیدہ راز ہیں اور اس کے اولیا مقرب ہیں اور کاف و
نون کے درمیان اس کے امر ہیں بلکہ وہی کاف و نون ہیں، وہ خدا کی
طرف دعوت دیتے ہیں اور اسی کی طرف سے بات
کرتے ہیں اور اسی کے امر پر عمل کرتے ہیں تمام انبیاؑ
کا علم ان کے علم کے مقابلہ میں اور تمام اوصیاء
کا راز ان کے راز کے مقابل اور تمام اولیا کی عزت
ان کی عزت کے مقابل ایسی ہی ہے جیسے سمندر کے
مقابل قطرہ اور صحرا کے مقابل ایک ذرہ۔ تمام
زمین و آسمان امام کے نزدیک اس کے ہاتھ

سَبعِينَ وَجهًا وَكلّمَا فی ذِكرِ الحكيمِ والكتابِ الكريمِ والكلامِ القديمِ مِنْ آيةٍ يذكرُ فيها العَينَ والوجه واليَدَ والجنبَ فالمرادُ منها الولی لانّه جنبُ اللهِ ووجهُ اللهِ يعنی حقُّ اللهِ وعلمُ اللهِ وعينُ اللهِ ويدُ اللهِ لانّ ظاهرهم باطنُ الصفات الظاهرة وباطنهم ظاهرُ الصفات الباطنة فهم ظاهرُ الباطن وباطنُ الظاهرِ واليه الاشارة بقوله انّ للّه اعين واياديَ وانا وانت ياعلیّ منها۔

فهمُ الجنبُ العَلیُّ والوجهُ الرّضیُّ والمنهلُ الرّویُّ والصراطُ السّویُّ والوسيلةُ الی اللهِ والوصلةُ الی عفوهِ ورضاهُ سرّ الواحدِ والاحدِ فلا يُقاسُ بهم من الخلقِ احدٌ فهم خاصّةُ اللهِ وخالصتهُ وسرُّ الدّيات وحكمة وبابُ الايمان وكعبتهُ وحجّته اللهِ ومحجّةٌ واعلامُ الهدیٰ ورايتهُ وفضلُ اللهِ ورحمتهُ وعينُ اليقين وحقيقتهُ وصراطُ الحقّ وعصمتهُ ومبدءُ الوجودِ وغايتهُ وقدرةُ الربِّ ومشيّتهُ وامُّ الكتابِ وخاتمتهُ وفصلُ الخطابِ ودلالتهُ وخزنةُ الوصیٰ

اور ہتیلی کے مانند ہیں وہ ان کے ظاہر و باطن کو پہچانتا ہے اور نیک و بد کو جانتا ہے اور وہ ہر رطب و یابس کا عالم ہے۔ چونکہ اللہ نے اپنے نبیؐ کو تمام گذشتہ اور آئندہ کا علم دیا تھا اس کے اوصیائے منتجبون اس راز محفوظ کے وارث ہوئے جو اس بات سے انکار کرے وہ بدبخت اور ملعون ہے اس پر خدا لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں خدا کس طرح اپنے بندوں پر ایسے شخص کی اطاعت فرض کرسکتا ہے جس سے آسمان و زمین کے ملکوت پوشیدہ ہوں اور بہ تحقیق کہ آل محمدؐ کی شان میں ایک ایک لفظ ستر ستر توجیہیں رکھتا ہے اور سب کے لئے ذکرِ حکیم وکتاب کریم اور کلام قدیم میں ایک آیت ضرور موجود ہے جس میں صورت آنکھ ہاتھ اور پہلو کا ذکر ہے پس ان سب سے مراد یہی ولی ہے کیونکہ وہ جنب اللہ، وجہ اللہ یعنی حق اللہ وعلم اللہ، عین اللہ اور ید اللہ ہے گویا کہ ان کا ظاہر صفات ظاہرہ کا باطن اور ان کا باطن باطنی صفات کا ظاہر ہے۔ پس وہ باطن کے ظاہر اور ظاہر کے باطن ہیں۔ اور قول رسول خدا کا اسی طرف اشارہ ہے کہ انّ للّہ اعین وایادی، وانا وانت یاعلیُّ منھا ا بہ تحقیق کہ اللہ کے لئے ہاتھ اور آنکھیں ہیں یاعلیؑ میں اور تم اسی سے ہیں۔

پس وہی جنب خدائے علی وعظیم اور وجہ مرضی اور سیراب کرنے والے چشمے اور رخدا کی سیدھی راہ ہیں اور وہی خدا تک پہونچنے کا اور اس کے عفود

وَحفظتُهٗ وَآيتُ الذِّكرِ وتراجمتهٗ وَ مَعْدِنَ التَّنْزِيْلِ وَنهايتهٗ ؕ

نَهُمُ الْكواكبُ الْعلويّة وَالْاَنْوارِ الْعُلْوِيَّة الْمُشْرِقَة مِنْ شَمْسِ الْعِصْمَةِ الفاطِمِيَّة فی سمآءِ الْعَظْمَة المحمّديَّةِ الاَغْصان النّبَوِيَّة التّابعَةِ فی الدّوحَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ الاِسْرارِ الاِلٰهِيَّةِ الْمُوْدَعَةِ فی الْهَيا كلِ الْبَشَرِيَّةِ وَالذّرِيَّةِ الزَّكِيَّةِ والْعترةِ الْهاشميةِ الْهَادِيَةِ الْمَهْدِيَّةِ اُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبرِيَّة نَهُم الْاَئِمَّةُ الطّاهِرِيْنَ والعِتْرَةُ الْمَعْصُوْمِيْنَ وَالذّرِيّة الْاَكْرَمِيْنَ وَالْخلفآءِ الرّاشِدِيْنَ وَالْكبرآءِ الصِّدِّيْقِيْنَ والْاَوْصِيآءِ الْمنتجَبِيْنَ وَالْاسباطُ الْمَرْضِيِّيْنَ وَالْهُداةُ الْمَهْدِيِيْنَ وَالْغُرّ الْمَيَامِين مِنْ آلِ طٰهٰ وليٰسين وحُجّة اللّٰهِ عَلَى الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ واِسْمُهُمُ مَكْتُوْبٌ عَلَى الْاَحْجَارِ وَعلىٰ اوراقِ الْاَشجَارِ وَعَلىٰ اَجْنِحَةِ الْاطيارِ وَعَلىٰ الْبوابِ الْجَنّةِ وَالنّارِ وَعلى والْعَرْشِ وَالافلاكِ وعَلىٰ اجْنِحَةِ الْاَمْلاكِ وعَلىٰ حُجُبِ الْجَلالِ وسرادقات الْعِزِّ وَالْجَمَالِ وَباسْمِهِمْ تُسَبِّحُ

رضا سے وصل ہونے کا وسیلہ ہیں وہی خدائے واحد اور احد کے راز ہیں بس ان کے ساتھ کسی مخلوق کو قیاس نہیں کیا جا سکتا یہی مخصوصین خدا اور مخلص بندے ہیں۔ یہی اس کے دین وحکمت کے راز ہیں اور باب الایمان کعبہ، حجت خدا اور اس کے صراط مستقیم ہیں اور علم ہدایت اور اس کے نشان ہیں اور فضل خدا اور اس کی رحمت ہیں۔ یہی عین الیقین و حقیقت اور صراط حق وعصمت اور مبداء ومنتہائے وجود اور غایت وقدرت پروردگار اور اس کی مشیت ہیں اور یہی ام الکتاب اور خاتمۃ الکتاب (یعنی فاتحہ کتاب تکوین اور خاتمہ، مصحف، تدوین ہیں یہی فصل الخطاب اور اس کی دلالت اور وحی کے خزانہ دار و محافظ ہیں اور اس کے ذکر کے امین ومترجم اور معدن تنزیل ہیں۔

یہی وہ کواکب علویہ اور انوار علویہ ہیں جو آفتاب عصمت فاطمہؑ سے آسمان عظمت محمدیہ میں چمکے اور روشن ہوئے یہی وہ شاخ ہائے نبوی ہیں جو شجر احمدیہ میں اگے۔ یہی وہ اسرار الٰہی ہیں جو صورت بشریہ میں ودیعت کئے گئے۔ یہی ذرّیت ذکیہ اور عترت ہاشمیہ ہیں جو ہادی اور مہدی ہیں یہی بہترین مخلوقات ہیں بس یہی آئمہ طاہرین، عترت معصومہ، ذریت مکرمہ خلفائے راشدین، صدیقین اکبر، اوصیائے منتجبین، اسباط مرضیین اور مہدیوں کے ہادی مبارک اشخاص کے مشاہیر آل طٰہٰ ویٰسین سے ہیں اور وہ جملہ اولین وآخرین پر حجت خدا ہیں۔ ان کے نام حجروں پر درختوں کے پتوں پر پرندوں کے

الاطیار وتستغفر لشیعتھم الحیتان فی لجج البحار وان اللہ لم یخلق خلقاً الا واخذ علیہ الاقرار بالواحدانیۃ والولایۃ للذریۃ الزکیۃ والبرأۃ من اعدائھم وان العرش لم یستقر حتی کتب علیہ بالنور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ؛

پروں پر، جنت وجہنم کے دروازوں پر عرش و آسمانوں پر، فرشتوں کے بازوؤں پر اور حجاب ہائے عظمت و جلال الٰہی پر اور عزو جلال خداوندی کے سراپردوں پر لکھے ہوئے ہیں، انہی کے نام سے پرندے تسبیح کرتے ہیں اور ان کے شیعوں کے لئے مچھلیاں سمندر میں استغفار کرتی ہیں اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جب تک کہ اس سے اپنی وحدانیت اور اس ذریت ذکیہ کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے برأت کا عہد نہ لے لیا اور عرش قائم نہ ہوا جب تک کہ اس پر نور سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ نہ لکھا گیا۔

(مشارق الانوار مطبوعہ سنہ ۱۳۷۹ء)

(ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۳)

(بحر المعارف ص ۳۶۰)

نوٹ: یہی وہ امامت مطلقہ ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بغیر معرفت امام زمانہ حاصل کئے مرجاتے وہ یقیناً جہالت وکفر کی موت مرا یہ وہی امام ہے جس کے لئے خداوند عالم نے قرآن مجید میں فرمایا کہ کل شیٔ احصیناہ فی امامٍ مبین یعنی کائنات کی تمام چیزوں کا احصا کر کے امام مبین کے حوالہ کر دیا گیا ہے یہی وہ عہدۂ امامت ہے جو ظالم کو نہیں مل سکتا جیسا کہ حضرت ابراہیم کو امامت سے سرفراز فرماتے وقت خدا نے فرمایا کہ لاینال عہدی الظالمین۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عہدۂ امامت صرف خدا کی جانب سے عطا ہوتا ہے۔ مخلوق نہ کسی کو اس عہدہ پر منتخب کر سکتی ہے اور نہ کسی کو اس نام سے مخاطب کر سکتی ہے۔ یہ وہی امام ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ "وجعلنٰھم ائمۃً یھدون بامرنا لما صبروا (السجدۃ)

اس خطبہ کا ایک ایک نقطہ اس قدر معارف وحقائق سے بھرا ہوا ہے کہ اس کی تفسیر کے لئے کئی صفحات درکار ہوں گے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت ورسالت، ولایت وامامت وخلافت مطلقہ الٰہیہ ذریت طاہرہ معصومہ و عترت نبویہ ہاشمیہ سے ہی منحصر ومخصوص ہیں۔ یہ بارہ خلفائے خدا واوصیائے رسول خدا وہی برگزیدہ بندے ہیں جن کا ذکر.... خداوند عالم نے تمام سالقہ صحف میں کیا یہ نور محمدی کے ٹکڑے ہیں جن کو خدا نے اخلاق الٰہی اور اوصاف